سوال

(181) کیا یہ حدیث : «اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ» ''جب تم معاملات میں پریشان ہوجاؤ تو اہل قبور سے مدد مانگو'' صحیح ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ قبر میں مدفون میت سے مدد مانگنا جائز ہے کیونکہ حدیث میں ہے :

«اذا تحیر تم فی الامور فاستعینو باہل القبور»

''جب تم امور ومعلات میں پریشان ہوجاؤ تو اہل قبور سے مدد مانگو۔''

کیا یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ ایک جھوٹی روایت ہے جسے غلط طور پر رسول اللہﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہے ۔ جیسا کہ کئی اہل علم نے اس کی وضاحت فرمائی ہے ، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ علیہ اسے ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں : ''یہ ایک جھوٹی حدیث ہے جسے محض کذب وافترا سے رسول اللہﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور اس پر حدیث کے تمام علما کا اجماع ہے ۔ علما میں سے کسی نے بھی اسے روایت نہیں کیا اور حدیث کی قابل اعتماد کتابوں میں سے کسی بھی کتاب میں یہ روایت موجود نہیں ہے ۔ مجموع الفتاوی : 356/1

رسول اللہﷺ کی طرف منسوب یہ جھوٹی روایت کتاب وسنت کے بھی خلاف ہے کیونکہ کتاب وسنت میں تو یہ حکم ہے کہ عبادت اخلاص کے ساتھ صرف اور صرف اللہ وحدہ ہی کےلیے واجب ہے ، اس کی ذات گرامی کے ساتھ شرک کرنا حرام ہے ۔ اور اس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ مردوں کو پکارنا ، ان سے مدد مانگنا اور غم وفکر کے موقعوں پر ان سے فریاد کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ بہت بڑا شرک ہے جیسا کہ آسانی اور خوش حالی کی حالت میں بھی انہیں پکارنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ شرک ہے ۔ پہلے زمانے میں مشرکوں کا حال یہ تھا کہ جب مشکلات میں بتلا ہوتے تو خالص اللہ کی عبادت کرتے اور جب مشکلات دور ہوجاتیں تو اللہ کے ساتھ شرک شروع کردیتے ، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

فَإِذا رَ‌كِبوا فِى الفُلكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخلِصينَ لَهُ الدّينَ فَلَمّا نَجّىٰهُم إِلَى البَرِّ‌ إِذا هُم يُشرِ‌كونَ ٦٥ ... سورة العنكبوت

''پس یہ لوگ جب کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لئے عبادت کو خالص کرکے پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں ۔''

اس مفہوم کی اور بھی بہت سی آیات ہیں مگر اس دورِ آخر کے مشرک تو غمی اور خوشی کی ہر حالت میں شرک کرتے ہیں بلکہ شدائد و مشکلات کی حالت میں ان کے شرک میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے ۔ والعیاذ باللہ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس اعتبار سے ان کا کفر پہلے لوگوں کے کفر سے بھی زیادہ اور سخت ہے حالانکہ :

وَما أُمِروا إِلّا لِيَعبُدُوا اللَّهَ مُخلِصينَ لَهُ الدّينَ حُنَفاءَ ٥ ... سورة البينة

''اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں اور یک سو ہو کر۔''

اور فرمایا :

فَادعُوا اللَّهَ مُخلِصينَ لَهُ الدّينَ وَلَو كَرِهَ الكٰفِرونَ ١٤ ... سورة المؤمن

''تم اللہ کو پکارتے رہو اس کے لیے دین کو خالص کر کے گو کافر برا مانیں۔''

اور فرمایا :

ذٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُم لَهُ المُلكُ وَالَّذينَ تَدعونَ مِن دونِهِ ما يَملِكونَ مِن قِطميرٍ ١٣ إِن تَدعوهُم لا يَسمَعوا دُعاءَكُم وَلَو سَمِعوا مَا استَجابوا لَكُم وَيَومَ القِيٰمَةِ يَكفُرونَ بِشِركِكُم وَلا يُنَبِّئُكَ مِثلُ خَبيرٍ ١٤ ... سورة الفاطر

'' یہی ہے اللہ تم سب کا پالنے وا اسی کی سلطنت ہے ۔ جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں (13) اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو فریاد رسی نہیں کریں گے ، بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف انکار کر جائیں گے ۔ آپ کو کوئی حق تعالیٰ جیسا خبردار خبریں نہ دے گا۔''

یہ آیت عام ہے اور ان سب کو شامل ہے ، جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جائے خواہ وہ انبیاء ہوں یا اولیاء یا کوئی اور اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ مشرکوں کا ان کو پکارنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ شرک ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حسب ذیل آیت کریمہ میں اسے کفر بھی قرار دیا ہے :

وَمَن يَدعُ مَعَ اللَّهِ إِلٰهًا ءاخَرَ لا بُرهٰنَ لَهُ بِهِ فَإِنَّما حِسابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لا يُفلِحُ الكٰفِرونَ ١١٧ ... سورة المؤمنون

''جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے ۔ بے شک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص143